قادیانی جماعت کے بزرگانہ جھوٹ

پروفیسر منور احمد ملک

قادیانی جماعت میں ایک قادیانی کی حیثیت سے گزارے 40 سالوں میں مسلسل جماعتی عہدے داروں، مربیوں کے ذریعے جھوٹ کے خلاف نفرت کا تاثر ملتا رہا ہے۔ صد ہا لیکچرز میں مسلمان علماء، دانش وروں کے بیانات میں سے جھوٹ تلاش کرنے کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ مذمت کی جاتی رہی ہے جس سے یہ یقین ہو چکا تھا کہ قادیانی جماعت جھوٹ سے سخت نفرت کرتی ہے بلکہ نوجوانوں (خدام الاحمدیہ) کو پانچ نکات پر مشتمل ایک تربیتی پروگرام بھی دیا گیا تھا جو قادیانی جماعت کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر سامنے آیا۔ اس میں بھی ایک نقطہ جھوٹ سے نفرت کا تھا۔

دوسری طرف جب جماعتی عہدے داروں اور مربیوں کے کردار کو دیکھیں تو سخت مایوسی ہوتی ہے مگر ان عہدے داروں اور مربیوں کے سردار یعنی قادیانی جماعت کے سابق سربراہ مرزا ناصر احمد کے حوالے سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں، جنہیں میں بھی اپنے دور میں ''خلیفہ وقت'' سمجھا کرتا تھا اور ان کی وفات تک اسی اعتقاد پر تھا۔ یہ اسی عقیدت کا نتیجہ تھا جو ہر قادیانی بچے کے دل و دماغ میں بٹھائی جاتی ہے کہ ''خلیفہ وقت'' خدا کے نمائندہ ہیں۔

اگر آپ کے سر میں درد ہے تو دعا کے لیے خلیفہ کو خط لکھیں اگر امتحان دینا ہے تو خلیفہ کو خط لکھیں اگر ایک عورت کا اپنے خاوند سے جھگڑا ہے تو وہ خلیفہ کو خط لکھے اور اگر کسی مرد کا اپنی بیوی، ماں، بہن سے کوئی اختلاف ہے تو وہ ''حضور خلیفہ'' کو خط لکھے گا۔ یہ عقیدت اب اس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ اب اگر خلیفہ جماعت کو بتائے کہ جھوٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری ہے تو دوسرے دن قادیانی بلا جھجک جھوٹ کو ''مذہبی شعار'' کے طور پر اپنا لیں گے، کسی میں اختلاف کی گنجائش نہ ہوگی۔

تادمِ تحریر جھوٹ کو جائز قرار نہیں دیا گیا، ابھی زبانی زبانی طور پر اسے قابلِ مذمت ہی سمجھا جاتا ہے البتہ ذیل کی تحریر کے بعد اکثر قادیانی جھوٹ کو جائز سمجھنا شروع ہو جائیں گے۔

قومی اسمبلی میں 1974ء کی تحریکِ ختم نبوت کے موقع پر قادیانی جماعت کے اس

وقت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو طلب کیا گیا اور گیارہ دن تک قادیانی جماعت کے عقائد اور مؤقف کے بارے میں بحث ہوتی رہی۔ قادیانی جماعت کو اپنا مکمل مؤقف بیان کرنے کا موقع ملا۔ مرزا ناصر احمد کے ساتھ مرزا طاہر احمد (موجودہ سربراہ) اور دوست محمد شاہد بھی تھے' باقی دو افراد اب فوت ہو چکے ہیں۔ کل پانچ افراد پر مشتمل وفد گیارہ دن تک قادیانی جماعت کا مؤقف بیان کرتا رہا۔ اسمبلی کی کارروائی 20 سال کے لیے پابندی کے نیچے آ گئی۔ 20 سال بعد اسے ایک کارنر سے (بالواسطہ) شائع کیا گیا ہے' چند اقتباسات حاضر ہیں:

قادیانی جماعت کی تعداد کے بارے میں اٹارنی جنرل استفسار کرتے ہیں:

اٹارنی جنرل: آپ کی تعداد کتنی ہے؟

مرزا ناصر: ہم ریکارڈ نہیں رکھتے۔

اٹارنی جنرل: آپ کی تبلیغ کا کام پاکستان یا انڈیا میں ہے یا باہر بھی؟

مرزا ناصر: ہم ہر جگہ پیار و محبت کا پیغام دیتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: باہر آپ کے پیار و محبت کو جس نے قبول کیا' وہ کتنے ہیں؟

مرزا ناصر: تعداد کا ریکارڈ نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل: جو شامل ہوا اسے کوئی فارم دیتے ہیں؟

مرزا ناصر: جی بیعت فارم

اٹارنی جنرل: ان کی تعداد؟

مرزا ناصر: ریکارڈ نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل: پچھلے 20 سالوں میں کتنے قادیانی ہوئے؟

مرزا ناصر: ریکارڈ نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل: جو آپ کا ممبر بنے اس کا ریکارڈ؟

مرزا ناصر: نہیں رکھتے ریکارڈ

اٹارنی جنرل: کوئی رجسٹر بھی؟

مرزا ناصر: میرے علم میں نہیں ہے' بیعت فارم کو شمار کرتے ہیں' یہ بھی میرے علم میں نہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974ء صفحہ 21)

قارئین غور فرمائیں! قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا ناصر کہتا ہے کہ ہم تعداد کا ریکارڈ

نہیں رکھتے حالانکہ یہ سراسر خلافِ حقیقت بات ہے کیونکہ ہر سال بلاناغہ قادیانی جماعت کی ہر ذیلی تنظیم کی ''تجدید'' تیار کی جاتی ہے جس میں ہر رُکن کا نام' عمر' ولدیت' تعلیم' پیشہ اور دیگر بہت سے کوائف درج کر کے مرکز چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں بھیجے جاتے ہیں۔ ہر سال تجدید کی تیاری میں خصوصی توجہ دی جاتی ہے جو جماعتی یونٹ یہ تجدید نہ بھیجے اسے ریمائنڈر بھیجے جاتے ہیں اور مجلس عاملہ کے اجلاس میں سرزنش کی جاتی ہے اور پابند کیا جاتا ہے کہ جلد از جلد بھیجے۔ اس طرح ایک سال کے اندر نئے بچے بھی درج ہوتے ہیں اور اس حلقہ میں کسی دوسرے شہر سے آنے والے نئے افراد اور اس حلقہ سے جانے والے قادیانی افراد کا بھی ذکر ہوتا ہے اس طرح پورے ملک کے ہر قادیانی بچے' جوان' بوڑھے' مرد اور عورت کے مکمل کوائف ہر سال کے آخری دو ماہ میں مکمل کیے جاتے ہیں اور یوں پورے ملک کے کل قادیانی مرد و زن کی تعداد مع کوائف محفوظ ہو جاتی ہے جبکہ قادیانی جماعت کے سربراہ جسے قادیانی ''خلیفہ وقت'' پکارتے ہیں' وہ فرمارہے ہیں کہ ہم ریکارڈ نہیں رکھتے۔

قادیانی حضرات ذرا غور فرمائیں کہ آپ کے سربراہ (قادیانی افراد کے سربراہ) کیا فرمارہے ہیں اگر ریکارڈ نہیں رکھتے تو تجدید کیا ہے؟ یقیناً آپ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ''خلیفہ وقت'' جھوٹ بول سکتے ہیں اسی لیے کہتے ہیں ''یا راہ پیا جانے یا واہ پیا جانے'' جب تک آپ کو ''راہ'' یا ''واہ'' نہیں پڑتا آپ یہی سمجھیں گے کہ ایسی صورت میں ایک قادیانی دل کو کیسے تسلی دے گا۔ وہ میں بہتر سمجھتا ہوں کیونکہ میں نے اس قادیانی جماعت میں چالیس سال گزارے ہیں اور ''خلیفہ وقت'' کو ہر قادیانی کی طرح خدا سے زیادہ عزیز اور قریب جانا ہے اس وقت میرا بھی ایک قادیانی کی طرح یہ ایمان تھا کہ اگر کوئی مشکل یا پریشانی ہو تو ''حضور'' کو خط لکھنا ہے جب خط لکھ کر پوسٹ کر دیا تو سمجھ لیا کہ ایک مشکل ختم ہوگئی بلکہ صرف خط لکھنے کا ارادہ کرنے پر ہی ''معجزات'' کے وقوع پذیر ہونے پر ''بالاتفاق'' یقین تھا۔

درج بالا صورت میں ایک مذکورہ قادیانی سوچے گا کہ حضور پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے ایسا کہا ہوگا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ریکارڈ تو رکھا جاتا ہے' اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ فرار کا راستہ صرف یہی ہے کہ حضور نے ایسا کہا ہی نہیں ہوگا اب آپ لاکھ دلائل دیں' ان کی ریکارڈ شدہ آواز بھی سنا دیں تو وہ کہیں گے کہ یہ ان کی آواز ہی نہیں۔ آپ قومی اسمبلی کے تمام ممبران کے تصدیقی دستخطوں سے یہ ثابت کریں کہ انہوں نے یہ کہا تھا تو قادیانی کہہ دیں گے کہ یہ سب مخالف تھے اسی لیے الزام لگا رہے ہیں۔

میں نہ مانوں گا‘ کا بہترین نظارہ اس کارروائی (قومی اسمبلی کی مذکورہ کارروائی) کو پڑھ کر کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مرزا ناصر احمد نے اس سوال پر کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتے ہیں یا نہیں اس کا جواب گول مول کرتے کئی دن لگا دیئے اور ایک سو سوالوں کے بعد بھی ممبران کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ انہوں نے کیا کہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والا کافر ہے یا نہیں۔ اپنے اس رویہ سے انہوں نے ممبران کو سخت زِچ کیا اور ان کو اپنے خلاف کر لیا۔ بجائے اس کے کہ ان کو قائل کرتے ان کو اپنے خلاف کر لیا۔ ان سوالوں کے عجیب و غریب جواب دینے پر نئی سے نئی اصطلاحیں اور کافر کی نئی نئی قسمیں سامنے آئیں جو ابھی تک قادیانیوں کو بھی معلوم نہیں۔ (اس پر بات کسی اور مضمون میں ہو گی)

مرزا ناصر احمد کہتا ہے کہ جو آدمی قادیانیت میں داخل ہوتا ہے یا بیعت کرتا ہے‘ اس کا ریکارڈ نہیں رکھتے۔ یہ بھی سراسر خلافِ واقعہ بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر نئے قادیانی کا بیعت فارم مکمل کوائف کے ساتھ مقامی امیر جماعت یا صدر جماعت کی تصدیق اور ریمارکس کے ساتھ مرکز میں جاتا ہے اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ہر جلسہ سالانہ کے دوسرے دن ’’حضور‘‘ اپنے خطاب میں قادیانی جماعت کی کارگزاری سناتے وقت تھرپارکر‘ کنری سندھ کے علاقے میں ہندوؤں میں تبلیغ کے ثمرات کا ذکر کرتے وقت تعداد بتایا کرتے تھے۔ پورے پاکستان کی کل بیعتوں کا اس لیے ذکر نہ ہوتا تھا کہ اس کی تعداد بہت مایوس کن ہوتی تھی۔ قادیانی جماعت ریکارڈ رکھنے میں بھی اپنا ایک ’’ریکارڈ‘‘ رکھتی ہے بلکہ جب مرزا ناصر احمد خلیفہ بنے تو تمام قادیانیوں نے ان کی نئے سرے سے بیعت کی۔ (باقاعدہ بیعت فارموں پر) اور جب 1982ء میں مرزا طاہر نے اقتدار سنبھالا تو پھر پوری قادیانی جماعت نے باقاعدہ بیعت فارموں پر بیعت کی جس کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔

جب مرزا طاہر احمد پاکستان سے خفیہ طور پر نکل کر انگلینڈ چلے گئے تو 1984ء سے 1992ء تک ہر سال قادیانی جماعت کو یہ خوشخبری سنایا کرتے تھے کہ اس سال بیعتوں کی تعداد پچھلے سال سے ڈبل ہے۔ نعرے لگ جایا کرتے تھے مگر تعداد معلوم نہ ہوتی تھی۔ 1984ء سے 1992ء تک ڈبل کرتے کرتے 1993ء میں دو لاکھ بیعتوں کا اعلان کیا گیا۔ اس کا مطلب ہے 1985ء کے قریب بیعتوں کی تعداد ایک ہزار سے کم تھی اسی لیے تو بتاتے نہیں تھے اور جب تعداد زیادہ ہوئی تو فخر سے بتانے لگے۔ بہرحال ریکارڈ نہ رکھنے والی بات بزرگانہ جھوٹ کی ایک عمدہ مثال ہے۔ قومی اسمبلی کی کارروائی میں ایک اور دلچسپ صورتِ حال ملاحظہ فرمایئے:

مرزاناصر: الفضل ہمارا اخبار نہیں‘ قادیانی جماعت کے کسی خلیفہ کا نہیں۔
اٹارنی جنرل: قادیانی جماعت کا اخبار؟
مرزاناصر: قادیانی جماعت کا بھی نہیں بلکہ قادیانی جماعت کی ایک تنظیم کا ہے۔
اٹارنی جنرل: ان کی آواز ہے‘ ان کی رائے دیتا ہے‘ ان کی طرف نہیں؟
مرزاناصر: یہ خلیفہ کی آواز نہیں‘ الفضل قادیانی جماعت کی آواز نہیں۔
اٹارنی جنرل: یہ تو بڑا اچھا ہے‘ آپ ایسا کہہ دیں ہم تو سارا جھگڑا ہی الفضل سے کر رہے ہیں۔
مرزاناصر: بالکل نہیں‘ جماعت کا پھر تو سارا جھگڑا ہی ختم ہو گیا۔
اٹارنی جنرل: کس جماعت کا ہے؟
مرزاناصر: کسی جماعت کا نہیں۔
اٹارنی جنرل: آپ کی جماعت کی آواز؟
مرزاناصر: وہ نہ جماعت‘ نہ میری آواز ہے کچھ حصہ آواز کا نقل کرتا ہے‘ میری آواز کیسے بن گیا؟
اٹارنی جنرل: آپ سوچ لیں کہ کل آپ کی جماعت کو یہ معلوم ہوا آپ نے یہ جواب دیا تو پھر......!!

(تاریخی قومی دستاویز 1974ء صفحہ 166 تا 168)

قادیانی حضرات! ذرا غور فرمایئے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ ’’خلیفہ وقت‘‘ کیا فرما گئے ہیں کہ الفضل قادیانی جماعت کا اخبار ہی نہیں۔ یہ انکشاف انہوں نے 26 سال پہلے کیا مگر ہمارے علم میں اب آرہا ہے حالانکہ قادیانی جماعت کے سو فیصد ’’دیوانے‘‘ اسے قادیانی جماعت کا اخبار ہی سمجھتے ہیں۔ قادیانی جماعت کی طرف سے ’’خلیفہ وقت‘‘ کی بار بار ہدایت پر اس کے خریدار بنتے ہیں حالانکہ اس اخبار میں خبریں نہیں ہوتیں‘ اس کا معیار کسی بھی لوکل اخبار سے کم یا برابر ہوگا حالانکہ یہ انٹرنیشنل قادیانی جماعت کا ترجمان اخبار ہے۔ اسے صرف قادیانی اپنے سربراہ کی ہدایت‘ قادیانی جماعت کی بار بار تحریک اور عقیدت کی بنیاد پر خریدتے ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مرزا طاہر احمد نے اپنے اقتدار کے ابتدائی ایام میں تحریک کی تھی کہ الفضل کی اشاعت دس ہزار کرنی ہے لہٰذا قادیانی جماعت اس طرف توجہ دے اور پھر محمود آباد جہلم میں جہاں پہلے ایک یا دو اخبارات آتے تھے وہاں پندرہ کے قریب آنے لگے بہر حال اس کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں کہ یہ

قادیانی جماعت کا اخبار ہے۔سو فیصد قادیانی اسے قادیانی جماعت کا اخبار سمجھ کر پڑھتے ہیں پھر مرزا ناصر کے بیان کا کیا مطلب ہے؟ ظاہر ہے یہ ''بزرگانہ جھوٹ'' ہی تو ہے۔

اب قادیانی پھنس گئے ہیں کہ اگر مرزا ناصر کے بیان کو سچ سمجھیں تو الفضل سے منہ موڑنا پڑے گا جبکہ انہیں جھوٹا سمجھنا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ میں ان کے جذبات کو بہتر سمجھ سکتا ہوں کیونکہ میں نے اس قادیانی جماعت میں چالیس سال گزارے ہیں اگر کچھ عرصہ قبل مجھ پر یہ انکشاف ہوتا تو میرے جذبات بھی ایسے ہی ہوتے بہرحال قادیانی احباب کے لیے سوچنے کا مقام ہے۔ضرور سوچیں مگر چندے باقاعدگی سے دیتے رہیں تاکہ ''شہزادوں'' کی آمدنی میں کمی واقع نہ ہو بس چندے دیں اور خوش رہیں!!!

مرزا قادیانی کی قبر پر کتے کا پیشاب ❣ جناب عبدالسلام دہلوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے مرزائی بنانے کے لیے قادیانیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن میں ان کے قابو نہ آیا۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے میرے دماغ میں سوال اٹھا کہ مجھے قادیان جانا چاہیے۔ میں نے فوراً قادیان کی تیاری شروع کر دی اور اگلے دن قادیان جا پہنچا۔ قادیان میں قادیانی مجھے بڑے تپاک سے ملے۔ مہمان خانہ میں ٹھہرایا گیا اور خوب، خاطر مدارت کی گئی۔ مرزا بشیر الدین سے میری ملاقات بھی کرائی گئی۔ سوال و جواب کی نشست بھی جمتی رہی لیکن میرا دل مطمئن نہ ہوا۔ ایک دن عصر کی نماز کے بعد میں سیر کے لیے نکلا۔ اچانک میرے ذہن میں خیال آیا کہ مجھے ان کا بہشتی مقبرہ ضرور دیکھنا چاہیے۔ میں لمبے لمبے قدم اٹھاتا بہشتی مقبرہ میں جا پہنچا۔ بہشتی مقبرہ میں داخل ہوتے ہی میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہاں چار پانچ کتے آپس میں کھیل رہے تھے اور ان میں سے ایک کتا ایک قبر پر پیشاب کر رہا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر جب اس قبر کے کتبے کو پڑھا' تو وہ مرزا قادیانی کی قبر تھی۔ میرا دل بول اٹھا کہ یہ قبر کسی مہدی' مسیح یا نبی کی نہیں ہو سکتی۔ میں استغفار پڑھتا' ڈرتا ڈرتا واپس آ گیا۔ رات قادیان میں ہی گزاری' جو آنکھوں میں بسر کی اور صبح ہوتے ہی اس منحوس بستی سے کوچ کر گیا۔